رمضان المبارک کے ایام میں غلبہ اسلام کیلئے دعائیں کرو

(فرمودہ ۱۳ - جنوری ۱۹۳۳ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ میری صحت کی حالت اور آواز دونوں اس قابل نہیں ہیں کہ خطبہ پڑھ سکوں اس لئے صرف نماز میں شامل ہونے کیلئے آگیا ہوں۔ پہلے تو میرا ارادہ تھا کہ مولوی شیرعلی صاحب سے کہہ دوں کہ جمعہ پڑھادیں مگر چونکہ ایک نکاح کے اعلان کا وعدہ کرچکا تھا' اس لئے مناسب سمجھا کہ وہ اعلان بھی کردوں اور جمعہ بھی خود ہی پڑھادوں۔ گزشتہ دو تین سالوں سے میں ہر آئندہ سال کیلئے جماعت کے واسطے ایک پروگرام مقرر کیا کرتا ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت ایک حد تک اس پر عمل بھی کیا کرتی ہے۔ اس دفعہ بھی میرا منشاء تھا کہ اسی طریق کے مطابق پروگرام مقرر کردوں مگر گزشتہ جمع میں تو بیماری کی وجہ سے مَیں آہی نہ سکا اور آج مفصل تقریر نہیں کرسکتا۔ اس لئے اسے آئندہ جمعہ پر اگر اُس وقت تک خداتعالیٰ صحت عطاء کردے' ملتوی کرتا ہوں۔ آج صرف اتنی نصیحت پر خطبہ کو ختم کرتا ہوں کہ یہ رمضان کے ایام ہیں جو تندرست ہیں وہ روزے رکھ رہے ہیں اور جو بیمار ہیں وہ اگرچہ روزے نہ رکھتے ہوں مگر ان کے دل روزہ داروں کے ساتھ ہیں اور گو وہ ظاہراً روزہ داروں میں شامل نہیں مگر قرآن کریم اور خداتعالیٰ کی منشاء کے مطابق وہ ان میں شامل ہیں۔ اور وہ اپنی اس محبت اور اخلاص کے مطابق جو اُنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادات سے ہے' رمضان کی برکات سے حصہ لے رہے ہیں۔

یہ دن زائد عبادات کے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ اپنے لیے اپنے اعزّہ و اقرباء کیلئے دعائیں کریں وہاں سلسلہ کی عظمت، اسلام کی ترقی اور اس کے دشمنوں پر غالب آنے کیلئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اسی رمضان کے ذکر کے قریب اور دراصل اسی تسلسل میں ایک بات بیان فرماتا ہے اور وہ یہ کہ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔[1] یعنی تم جہاں سے بھی نکلو اپنے مونہوں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بحیثیت سپاہی تم خواہ کسی کام میں لگے ہوئے ہو، تمہاری توجہ کا مرکز تمہارا مقصودِ اعظم ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے لئے مقصودِ اعظم اشاعتِ اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارے روزے، نمازیں، حج، زکوٰۃ سب میں اسلام کو غالب کرنے کا جذبہ موجود ہونا چاہیئے۔ دشمن خوش ہے کہ اس نے اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا ہے اور اس کی روح کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ اس کے نزدیک اسلام کے نام لیوا موجود ہیں مگر عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ خوش ہے کہ اس نے ایسے بندھن اور ہتھکڑیاں تیار کرلی ہیں کہ جو اسلام کو ہمیشہ کیلئے جکڑ دیں خداتعالیٰ کے قُرب کے حصول کی روح اور اُس سے محبت کے جذبہ کے متعلق جو سچے مذہب کے غلبہ کا ذریعہ ہوتا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مٹا دیا ہے۔ اور خیال کرتے ہیں کہ یورپ کی مادیت نے اسلام کا ہمیشہ کیلئے جنازہ پڑھ دیا ہے۔ اس حالت میں خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا اور ایسے سامان پیدا کردیئے کہ اسلام کو پھر غلبہ دے اور دشمنوں کی خوشی کو ماتم سے بدل دے۔ بیشک دشمن ظاہری سامانوں کے لحاظ سے بڑا ہے اور خوش ہے کہ عمدہ کھانے کھا کھا کر اس قدر قوت پکڑ چکا ہے کہ اسلام کو مَسل ڈالے۔ مگر خداتعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ روزے رکھ کر اپنے آپ کو دُبلا کرنے والی قوم کو اس پر غلبہ دے۔

خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام یوسف رکھا ہے اور اس کے ایک جانشین کا بھی۔ اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بادشاہ نے خواب دیکھا تھا کہ دُبلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا گئی ہیں۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ عبادات سے اپنے آپ کو دُبلا کرنے والے مرغّن اور مقوّی اغذیہ کئی کئی وقت کھاکر موٹا ہونے والے دشمن پر غالب آجائیں گے اور مسیح کی دُبلی گائیں موٹی گائیوں کو کھاجائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام گئوپال بھی رکھا گیا ہے۔ اور آپ کی

جماعت کے لوگوں کو گائے قرار دیا گیا ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بتایا ہے کہ دُبلی گائیں پلی ہوئی گائیوں کو کھاجائیں گی۔ تم روزے رکھ کر اپنے آپ کو دُبلی گائیں بناتے ہو اور اس طرح حضرت مسیح موعو علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کو یوسف اور گئوپال قرار دیتے ہو۔ اور اس طرح موقع پیدا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اِس رنگ میں اپنا جلال ظاہر کرے کہ موٹی کو دُبلی گائیں کھاجائیں۔ پس مت گھبراؤ کہ روزے رکھ رکھ کر تم دُبلے ہو رہے ہو' کیونکہ یہ روزِ ازل سے مقدّر ہے کہ دُبلا بنا کر تمہیں موٹوں پر غالب کیا جائے۔ خداتعالیٰ کی شان یہی چاہتی ہے اور اس کے دبدبہ اور شوکت کا یہی تقاضا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ان پیشگوئیوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰ ۃ والسلام سے وابستہ ہیں ہمارے حق میں پورا کرے' ہماری کمزوریوں کو دُور کرکے اپنا قُرب عطا کرے اور دشمن پر غلبہ دے جو خواہ اندرونی ہو یا بیرونی۔

(الفضل ۱۹۔ جنوری ۱۹۳۳ء)

لے البقرۃ:۱۵۱